باب۔۲۳

زکاۃ، صدقہ، خیرات

[وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ،(البقرۃ:۴۳،۸۳،۱۱۰،النساء:۷۷،النور:۵۶،المزمل:۲۰)]

[وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،(آل عمران:۱۸۰)]

حدیث ۱۳۱۱: نبی کریمؐ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ تم جا کر وہاں کے لوگوں کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ مان جائیں تو پھر انھیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے، جو مالداروں سے لی جائے گی اور محتاجوں کو دی جائے گی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۳۱۲ تا ۱۳۱۴: ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز قائم کر اور زکاۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اور صلہ رحمی کر۔ اس نے کہا، بخدا! میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا، جسے کوئی جنتی دیکھنے کی خواہش ہو تو اس شخص کو دیکھے۔ راویان: ابو ایوب انصاریؓ اور ابو زرعہؓ۔

حدیث ۱۳۱۵: قبیلہ ابوالقیس کا ایک وفد نبی کریمؐ سے ملنے آیا۔ اور عرض کیا کہ ہم آپ کے پاس صرف حرام مہینوں ہی میں آپاتے ہیں۔ اس لیے آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجے کہ جس پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ ہمارے پیچھے رہ جانے والوں کو اس کی دعوت دیں۔ میں تمھیں ۴ باتوں کا حکم دیتا ہوں ۱۔ اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ معبود سوائے خدا کے اور کوئی نہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکاۃ دینا ۴۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔۔ اور تمھیں ۴ چیزوں کے استعمال سے روکتا ہوں۔ وہ ہیں: دُباء، حنتم، نقیر اور مزفت (یہ چاروں چیزیں شراب کی تیاری میں استعمال ہوتی ہیں)۔ راوی: ابو حمزہؓ۔

حدیث ۱۳۱۶: رسول خدا کے وصالِ ظاہری کے بعد بعض لوگ مرتد ہونے لگے تھے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے یہ نکتہ اٹھایا کہ آپ یہ کس طرح کر سکتے ہیں جب کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں

سے اس وقت تک جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا، البتہ کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔۔۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، واللہ! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ کے درمیان تفریق ڈالی۔ زکاۃ تو مال کا حق ہے۔ بخدا اگر کسی نے ایک رسی بھی روکی جو رسول اکرمؐ کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے جان لیا ہے کہ یہی حق ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۱۷: جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ راوی: قیسؒ۔

حدیث ۱۳۱۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ کسی شخص نے (اس کے مال میں سے) اس کا حق نہ دیا ہو (یعنی زکاۃ ادا نہ کی ہو تو قیامت کے دن) ان کے جانور ان کے پاس پہلے سے زیادہ موٹے ہو کر آئیں گے۔ اونٹ، اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور بکریاں، اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ یوں ان کے جانور ان کی گردن پر سوار ہوں گے۔ اور اگر پھر کوئی پکارے کہ اے محمدؐ! میری مدد کیجیے۔ تو میرا جواب ہو گا، اب میرے اختیار میں کچھ نہیں، میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۱۹: رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکاۃ نہ دی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا، جس کے سر کے پاس دو چینیاں ہوں گی۔ قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا۔ پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تمھارا مال ہوں، تمھارا خزانہ ہوں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، [یعنی جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے کچھ دے رکھا ہے اور وہ ہیں کہ اس میں بخل کرتے ہیں، تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بات ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے، وہ مال جس سے بخالت کرتے تھے، طوق و زنجیر بنا کر قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائے گا، (ال عمران: ۱۸۰)]۔

حدیث ۱۳۲۰: ایک اعرابی (بدو) نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ مجھے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ [یعنی اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونے اور چاندی کا خزانہ، (التوبۃ: ۳۴)] کی تفسیر بتائیے۔ تو انھوں نے کہا کہ جس نے سونا اور چاندی کو جمع کیا اور زکاۃ نہ دی تو اس کے لیے خرابی ہے۔

یہ زکاۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا حکم ہے۔ زکاۃ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنایا۔ راوی: خالد بن اسلمؓ۔

حدیث ۱۳۲۱: ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔ اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ ہے۔ اور نہ پانچ وسق سے کم غلہ یا کھجور میں زکاۃ ہے۔ راوی: عمرو بن یحییٰ بن عمارہ۔

حدیث ۱۳۲۲: (ابو ذر غِفاریؓ نے اپنے آخری دور میں مدینہ سے کچھ دور ربذہ کے مقام پر سکونت اختیار کرلی تھی)۔ میں ربذہ سے گذر رہا تھا تو میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا کہ آپ کو اس مقام میں کس نے پہنچایا۔ انھوں نے بتایا کہ میں ملک شام میں تھا تو مجھ میں اور معاویہؓ میں آیت وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (التوبۃ: ۳۴) کی تفسیر میں اختلاف ہو گیا تھا۔ معاویہؓ کا کہنا تھا کہ یہ آیت اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب کہ میرا کہنا تھا کہ یہ ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور ہماری بحث اتنی بڑھی کہ انھوں نے مجھے مدینہ بھیج دیا۔ مدینہ پہنچا تو میرے پاس لوگوں کا بہت ہجوم رہنے لگا تو مجھے حضرت عثمانؓ نے مشورہ دیا کہ یہاں چلا آؤں۔ راوی: زید بن وہبؓ۔

حدیث ۱۳۲۳: نبی مکرمؐ نے ابو ذرؓ سے فرمایا کہ اے ابو ذرؓ! کیا تم اُحد کے پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ پہلے انھوں نے سمجھا کہ حضورؐ کسی کام سے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین اشرفیوں کے سوا، سب کچھ خیرات نہ کر دوں۔ (پھر فرمایا) یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے اور صرف دنیا جمع کرتے ہیں۔ میں ان سے نہ تو دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ ہی دین کے متعلق پوچھوں گا، یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔ راوی: احنف بن قیسؓ۔

حدیث ۱۳۲۴: ارشاد نبیؐ ہے کہ حسد صرف ۲ چیزوں پر جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو راہ حق پر خرچ کرنے کی قدرت دی، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت دی۔ اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۱۳۲۵: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔ وہ اس کو خیرات کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے، جس طرح سے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۲۶، ۱۳۲۷: ارشاد نبویؐ ہے کہ خیرات کرو، اس لیے کہ ایک زمانہ تم پر آئے گا جب ایک آدمی خیرات لے کر پھرے گا اور اس کا لینے والا کسی کو نہ پائے گا۔ وہ کہے گا، تم کل آجاتے تو میں لے لیتا، آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ (حدیث ۱۳۲۷ میں ہے کہ) : قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دولت کی زیادتی نہ ہو جائے گی، اور اس وقت صدقہ کا لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ راوی: حارثہ بن وہبؓ۔

حدیث ۱۳۲۸: آپؐ کا فرمانا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب قافلہ (مدینہ سے) مکہ کی طرف بغیر پاسبان اور محافظ کے روانہ ہو گا۔ اور ارشاد ہوا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم میں سے کوئی شخص صدقہ لیے پھرے گا اور اس کا لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ لہٰذا ابھی صدقہ و خیرات دو، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعہ سے ہی سہی۔ اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں اچھی کہو۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۱۳۲۹: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ ایک شخص سونا لے کر گھومے گا لیکن اسے کوئی آدمی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے۔ اور وہ وقت بھی آئے گا کہ مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی کے سبب، ایک شخص کی پناہ میں ۴۰ عورتیں ہوں گی۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۳۳۰: جب صدقے کی آیت نازل ہوئی تو ہم لوگ مزدوری کرتے تھے۔ ایک شخص نے ایک صاع کا صدقہ کیا، تو لوگوں نے کہا کہ اللہ ایک صاع سے مستغنی ہے (یعنی اس ایک صاع کی خیرات کو حقیر جانا)۔ اس کے لیے ایک آیت نازل ہوئی۔ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [یعنی جو لوگ طعن و تشنیع کرتے ہیں ان ایمانداروں پر جو خوش دلی سے صدقات دیتے ہیں، اور جو مشقت سے کمائے ہوئے تھوڑے مال کے سوا نہیں پاتے، ان پر تمسخر کرتے ہیں، اللہ بھی ان سے ان کے تمسخر کا بدلہ لیتا ہے، اور ان کے لیے المناک عذاب ہے، (التوبۃ:۷۹)]۔ راوی: ابو مسعودؓ۔

حدیث ۱۳۳۱: جب رسول معظمؐ ہمیں صدقے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور مزدوری کر کے ایک مد حاصل کرتا۔۔۔ آج ان میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔ راوی: ابو مسعود انصاریؓ۔

حدیث ۱۳۳۲: آپؐ نے فرمایا، "اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو، اسے صدقہ دے کر آگ سے بچو"۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۱۳۳۳: ایک عورت اپنی ۲ بیٹیوں کے ساتھ میرے پاس آئی۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک کھجور ہی تھا جو میں نے اسے دے دیا۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ جب نبی کریمؐ تشریف لائے تو میں نے اس واقعے کو بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا، "جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے آگ سے حجاب ہوں گی"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۳۴: ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو صدقہ دے اس حال میں کہ تو تندرست ہے، بخیل ہے، فقر سے ڈرتا ہے، اور مالداری کی امید کرتا ہے، تو پھر اتنا توقف نہ کر کہ جان حلق تک آ جائے (اور تجھے وصیت کرنا پڑ جائے) اور کہے کہ اتنا فلاں کو دے دو اور اتنا فلاں کو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۳۵: آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے سوال کیا کہ ہم میں سے کون پہلے آپ سے (آن) ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے جس کا ہاتھ لمبا ہو گا۔ ان سب نے اپنے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا۔ حضرتہ سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا۔ بعد میں انھیں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے۔ چناں چہ سب سے پہلے حضرتہ زینبؓ حضور سے ملیں۔ وہ صدقہ دینا بہت پسند کرتی تھیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۳۶: (نبی کریمؐ نے ایک حکایت بیان فرمائی) : آپؐ نے فرمایا، ایک شخص نے کہا کہ میں صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک چور کو دے دیا۔ لوگ اعتراض کرنے لگے۔ لیکن اس نے کہا، اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔۔۔ پھر وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا۔ اس بار اس نے اسے زناکار عورت کو دے دیا۔ لوگ اعتراض کرنے لگے۔ لیکن اس نے کہا، اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔۔۔ ایک بار پھر وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا۔ اب کی بار اس نے اسے ایک مال دار کے حوالے کر دیا۔ لوگ اعتراض کرنے لگے۔ لیکن اس نے کہا، اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔۔۔ وہ تمام صدقے مقبول بھی ہو گئے۔ اور اس سے کہا گیا کہ چور اور زناکار کے تمھارے صدقے اس لیے مقبول ہوئے کہ شاید وہ لوگ چوری اور زنا سے باز آ جائیں۔ اور مال دار کو تمھارے صدقہ دینے سے شاید اس کو عبرت ہو اور وہ خود بھی اپنا مال خرچ کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۳۷: میرے والد، یزیدؓ نے چند دینار صدقے کے نکالے اور اسے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ مجھے معلوم ہوا تو میں نے اس شخص سے وہ صدقے کی رقم لے لی اور اپنے والد کو اس بات کی اطلاع کی۔ میرے والد نے کہا کہ میرا تو تمھیں صدقہ دینے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ میں یہ جھگڑا لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا، "اے یزید! تجھے وہ ملے گا جس کی تو نے نیت کی۔ اور اے معن! وہ تیرا ہے جو تو نے لے لیا" (اس لیے کہ تو ہی اس کا حقدار ہے)۔ راوی: معن بن یزیدؓ۔

حدیث ۱۳۳۸: ارشاد نبویؐ ہے، ۷ آدمی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سایے میں لے گا اور اس وقت کوئی سایہ نہ ہوگا۔۔۔(۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ ہی کی عبادت میں ہوئی ہو (۳) وہ مرد جس کا دل مسجد سے لگا ہو (۴) وہ دو مرد جنھوں نے اللہ ہی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی ہو اور اس پر قائم رہے ہوں اور اسی کے لیے جدا ہوئے ہوں (۵) وہ مرد جس کو منصب والی اور حسین عورت نے (برائی کے لیے) بلایا اور اس مرد نے کہا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جس نے صدقہ کیا اس طرح سے کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانتا ہو کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے (۷) اور وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۶)۔

حدیث ۱۳۳۹: (خیرات میں دیر نہ کرو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۲۶۔ راوی: حارثہ بن وہب خزاعیؓ۔

حدیث ۱۳۴۰: حضورؐ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر سے خیرات کرے اور نیت بھی صاف ہو، تو اس عورت کو اجر ملے گا، اس سبب سے کہ اس نے خیرات کی۔ اور اس کے شوہر کو بھی ثواب ملے گا اس لیے کہ اس نے کمایا ہے۔ اور فرمایا، ایک (امانت دار) خازن بھی اسی قدر اجر کا مستحق ہے۔ اور اس اجر میں کوئی کسی سے کم نہیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۴۱ تا ۱۳۴۳: فرمان نبیؐ ہے کہ صدقہ پہلے ان لوگوں پر کر جن کی تجھ پر ذمہ داری ہے۔ اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو کہ تیری نگرانی میں ہیں۔۔۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔۔۔ اور فرمایا جو شخص سوال (یعنی بھیک) سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ اور جو شخص بے پرواہی (یعنی استغنا) چاہتا ہے تو اللہ اسے بے پرواہ (یعنی غنی) بنا دیتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۴۴: آپؐ نے ایک بار عصر کی نماز پڑھائی، اور تیزی سے اٹھ کر گھر چلے گئے۔ واپس آنے پر حضورؐ سے دریافت کیا گیا تو آنحضرتؐ نے بتایا کہ گھر میں صدقے کا ایک سونے کا ٹکڑا تھا۔

میں نے ناپسند کیا کہ سونے کی موجودگی میں رات گزاروں۔ اس لیے میں نے اسے تقسیم کر دیا۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۰۷ اور ۱۱۴۶)۔

حدیث ۱۳۴۵: (خواتین کو خیرات کی تلقین): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۸، ۹۱۶، ۸۱۹، ۹۲۳ اور ۹۲۶۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۳۴۶: رسول اللہ کے پاس جب کوئی سائل آتا اور اپنی حاجت پیش کرتا تو آپؐ ہمیں فرماتے کہ سفارش کرو تاکہ تم لوگوں کو بھی اجر ملے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نبی معظمؐ کی زبان سے جو چاہتا ہے، حکم دیتا ہے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۱۳۴۷: فرمان نبیؐ ہے: خیرات نہ روکو، ورنہ (اللہ کا دینا) تم سے روک لیا جائے گا۔ راوی: فاطمہ بنت منذرؓ۔

حدیث ۱۳۴۸: ارشاد رسولؐ ہے: تم مت گنو، ورنہ اللہ بھی تمھیں گنتی سے دے گا۔ راوی: عبدۃؓ۔

حدیث ۱۳۴۹: آپؐ نے فرمایا، (روپیہ یا مال) تھیلی میں بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی بند کر کے رکھے گا۔ اور جہاں تک ہو سکے خیرات کرو۔ راوی: اسماء بنت ابی بکرؓ۔

حدیث ۱۳۵۰: حضرت عمرؓ نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو فتنے سے متعلق حضورؐ کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انسان کے لیے اس کے بیوی بچے اور پڑوسی میں فتنہ ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھنا، صدقہ دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا اس کا کفارہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا، اور وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح موج مارے گا؟ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں کیوں کہ، حضورؐ کے مطابق، اس (فتنے) کے درمیان ایک بند دروازہ ہے اور یہ بند دروازہ توڑا جائے گا تو پھر کبھی بند نہ ہو گا۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا، یہ دروازہ کون ہے؟ تو میں نے کہا یہ حضرت عمرؓ ہیں اور وہ اس بات سے واقف ہیں۔ راوی: حذیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۸)۔

حدیث ۱۳۵۱: میں نے رسول کریمؐ سے پوچھا کہ اسلام لانے سے پہلے بھی ہم صدقہ دیتے، غلام آزاد کرتے اور صلہ رحمی کرتے تھے، تو کیا اس کا ہمیں کوئی اجر ملے گا۔ اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا اپنی ان ہی پچھلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو، تو مسلمان ہوا ہے۔ راوی: عروہ بن حکیمؓ۔

حدیث ۱۳۵۲ تا ۱۳۵۵: (صدقہ خیرات): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۳۴۰۔ راویان: حضرت عائشہؓ، ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۳۵۶: رسول خدا نے فرمایا کہ بندوں پر ہر صبح ۲ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۱۳۵۷: حضور اکرمؐ نے فرمایا، صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال ان دو آدمیوں کی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ جو شخص خرچ کرنے والا ہے اس کے خرچ کرتے ہی اس کا کرتا پھیل جاتا ہے یہاں تک کے اس کے سارے جسم پر چھا جاتا ہے (اور ہر جانب سے اس کی حفاظت کرتا ہے)۔ اور بخیل جب خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے۔ اس کی کوشش کے باوجود وہ اس کے جسم پر نہیں پھیل پاتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۳۵۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا، اپنے ہاتھ سے کام کرے، نفع اٹھائے اور خیرات کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو؟ حاجت مند مظلوم کی امداد کرے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو؟ تو اچھی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے۔ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ راوی: سعید بن ابی بردہؓ۔

حدیث۱۳۵۹: نسیبہ انصاریہؓ کو ایک بکری (خیرات میں) دی گئی۔ اس میں کا کچھ گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس (بہ طور تحفہ) بھیجا گیا۔ نبی اکرمؐ گھر پہنچے اور پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے؟ تو کہا کہ بس یہ نسیبہ کا بھیجا ہوا گوشت ہے۔ آپؐ نے فرمایا، لاؤ! اس لیے کہ خیرات تو اپنی جگہ پر پہنچ چکی۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث۱۳۶۰، ۱۳۶۱: (مال کی وہ مقدار جس پر زکاۃ نہیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۳۲۱۔ راویان: ابوسعید خدریؓ، یحییٰ بن سعیدؓ۔

حدیث۱۳۶۲: حضرت ابو بکرؓ نے مجھے زکاۃ کے سلسلے میں لکھ بھیجا: اگر کسی پر بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) بطور زکاۃ واجب ہوتی ہو، مگر اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) موجود ہو تو زکاۃ کی مد میں اسے لے کر زکاۃ وصول کرنے والا ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس دے گا۔ اور اگر اس کے پاس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہو تو اسے بطور زکاۃ لیں گے مگر اسے کچھ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۱۳۶۳: نبی کریمؐ نے عید کی نماز، خطبہ سے پہلے پڑھی۔ آپؐ نے خطبہ کے بعد عورتوں کے پاس جا کر انھیں نصیحت فرمائی۔ اس موقع پر آپؐ نے صدقہ کا بھی حکم فرمایا تو خواتین نے فوراً اپنے کانوں اور گردن سے (اپنے زیورات) اتار کر دے دیے۔ راوی: عطا بن ابی رباحؒ۔ (دیکھیں حدیث ۹۸، ۸۱۹ اور ۹۰۷ تا ۹۱۱)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۳۶۴: انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھے زکاۃ کے سلسلے میں لکھ بھیجا کہ زکاۃ کے ڈر سے نہ تو متفرق مال کو یک جا کیا جائے اور نہ یک جا مال کو متفرق کیا جائے۔ راوی: عبد اللہ انصاری ثمامہؓ۔

حدیث ۱۳۶۵: حضرت ابو بکرؓ نے مجھے زکاۃ کے سلسلے میں لکھ بھیجا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو وہ دونوں زکاۃ کی ادائیگی کے بعد آپس میں برابر سمجھیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۳۶۶: ایک اعرابی نے رسول اکرمؐ سے ہجرت سے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا، تیرے لیے اس کا سمجھنا مشکل ہے۔۔۔ پھر آپؐ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہے جس کی زکاۃ ادا کرے؟ اس نے کہا، ہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، سمندروں کے پار تک عمل کر۔ تیرے عمل میں سے کچھ بھی کمی نہیں آئے گی۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۳۶۷: حضرت ابو بکرؓ نے مجھے زکاۃ کے سلسلے میں لکھ بھیجا: جس شخص پر زکاۃ میں جذعہ (۵ برس کی اونٹنی) واجب ہو مگر اس کے پاس حقہ (۴ سالہ اونٹنی) ہو تو وہ حقہ لیا جائے گا اور زکاۃ لینے والا اس کو ۲۰ درہم یا ۲ بکریاں واپس دے گا۔ اگر کسی پر حقہ واجب ہو مگر اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) موجود ہو تو زکاۃ کی مد میں اسے لے کر زکاۃ وصول کرنے والا ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس دے گا۔ اگر کسی پر بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو تو وہ بنت مخاض لے لی جائے گی اور زکاۃ لینے والا اس کو ۲۰ درہم یا ۲ بکریاں واپس دے گا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۶۲)۔

حدیث ۱۳۶۸: مجھے جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے یہ لکھ کر دیا کہ یہ فرض صدقہ (یعنی زکاۃ) ہے جو اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا اور رسول اللہ نے سب مسلمانوں پر فرض کیا۔ جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو دیدے اور زیادہ مانگا جائے تو نہ دے۔ راوی: ثمامہ بن عبد اللہ بن انس۔۔۔ (زکاۃ کی تفصیل درجہ ذیل ہے):

۴ اونٹوں یا کم پر:	کوئی زکاۃ نہیں (ہاں اگر مالک خود چاہے)
۵ اونٹوں پر:	ایک بکری کی زکاۃ
۲۴ اونٹوں یا اس سے کم پر:	ہر ۵ اونٹوں پر ایک بکری کی زکاۃ
۲۵ سے ۳۵ اونٹوں پر:	ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) کی زکاۃ
۳۶ سے ۴۵ اونٹوں پر:	ایک بنت لبون (۲ سالہ اونٹنی) کی زکاۃ
۴۶ سے ۶۰ اونٹوں پر:	ایک حقہ (۴ سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو) کی زکاۃ
۶۱ سے ۷۵ اونٹوں پر:	ایک جذعہ (۵ سالہ اونٹنی) کی زکاۃ

۷۶ سے ۹۰ اونٹوں پر:	دو بنت لبون کی زکاۃ
۹۱ سے ۱۲۰ اونٹوں پر:	دو حقّہ (جفتی کے قابل) کی زکاۃ
۱۲۰ اونٹوں سے زیادہ:	ہر ۴۰ پر ایک بنت لبون اور ہر ۵۰ پر ایک حقہ
۴۰ سے کم بکریوں پر:	کوئی زکاۃ نہیں (ہاں اگر مالک خود چاہے)
۴۱ سے ۱۲۰ بکریوں پر:	ایک بکری کی زکاۃ
۱۲۱ سے ۲۰۰ بکریوں پر:	دو بکریوں کی زکاۃ
۲۰۱ سے ۳۰۰ بکریوں پر:	تین بکریوں کی زکاۃ
۳۰۰ سے زیادہ بکریوں پر:	ہر سو پر ایک بکری کی زکاۃ
۹۰ درہم پر:	کوئی زکاۃ نہیں (ہاں اگر مالک خود چاہے)
چاندی (یا سونے) پر:	اس کے ۴۰ ویں (یا ڈھائی فیصد) حصہ کی زکاۃ

حدیث ۱۳۶۹: حضرت ابو بکرؓ نے مجھے لکھ بھیجا کہ زکاۃ میں بوڑھا یا عیب دار بکری یا بکرا (یعنی جانور) نہ دیا جائے۔ مگر یہ کہ زکاۃ وصول کرنے والا خود چاہے۔ راوی: عبداللہ (بن مثنی) ثمامہ۔

حدیث ۱۳۷۰: حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ واللہ! اگر (زکاۃ کی مد کا) کسی نے بکری کا بچہ بھی روکا جو وہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں دیتے تھے تو میں ان کے روکنے پر جہاد کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اللہ نے ابو بکرؓ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۱۶)۔

حدیث ۱۳۷۱: (اہل یمن کو زکاۃ کا پیغام): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۳۷۲: ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ۵ وسق سے کم کھجور میں، ۵ اوقیہ چاندی سے کم میں اور ۵ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں۔ راوی: محمد بن عبد الرحمٰنؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۲۱)۔

حدیث ۱۳۷۳: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص جس کے پاس اونٹ، گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکاۃ نہ دے) تو قیامت کے دن یہ جانور پہلے سے زیادہ موٹے تازہ ہو کر لائے جائیں گے اور وہ انھیں اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے اس حد تک کہ ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔ راوی: ابو ذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۱۸)۔

حدیث ۱۳۷۴: ابو طلحہؓ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔ ان کے پاس کھجور کے باغ تھے۔ اپنے تمام مالوں میں ان کو بیر حاء (میٹھے پانی کا کنواں) بہت زیادہ محبوب تھا۔ رسول اکرمؐ

Siddiqui Publications

بھی اس کا پانی پیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ،لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ،[یعنی تم نیکی نہیں پاسکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرو،(اٰل عمران:۹۲)] تو ابو طلحہؓ، آنحضرتؐ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یہ بیر حاء مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، اسے آپ رکھ لیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، شاباش!جو تو نے کہا میں نے سن لیا، لیکن یہ آمدنی کا مال ہے۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ چناں چہ انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی۔ راوی: اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہؓ۔

حدیث ۱۳۷۵: رسول معظمؐ نے عید کی نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا۔ پھر عورتوں کی طرف گئے اور انھیں خیرات کی تلقین فرمائی۔ پھر فرمایا، مجھے دوزخیوں میں اکثر عورتیں دکھلائی گئی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو۔ شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔ تم ناقص العقل ہو ایسے کہ جو بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقل کم کر دے۔۔۔ آپؐ کے گھر پہنچنے پر ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ آئیں اور عرض کیا کہ آج آنحضرتؐ نے صدقے کا حکم دیا تو میں اپنا ایک زیور ساتھ لائی ہوں اور اسے خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے شوہر نے کہا میں اور میرا بیٹا اس خیرات کے زیادہ مستحق ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "ابن مسعود سچ کہتا ہے، وہ اور تیرا لڑکا اس کے زیادہ مستحق ہیں"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۳۷۶، ۱۳۷۷: ارشاد نبیؐ ہے کہ مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکاۃ فرض نہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۷۸: حضورؐ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد، تم لوگوں کے متعلق دنیا کی زیب و زینت سے ڈرتا ہوں کہ اس کے دروازے تم لوگوں پر کھول دیے جائیں گے۔ ایک شخص نے پوچھا کیا اچھی چیز بری چیز کو لائے گی؟ آپؐ نے اس سوال کو پسند فرمایا اور کہا، بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی، مگر (دیکھو!) فصل ربیع ایسی سبز گھاس بھی اگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے۔ (دوسری طرف) جب کوئی جانور ہری گھاس کھاتا ہے اور باغ میں اپنا لید اور پیشاب ڈالتا ہے تو اس سے فصل سرسبز و شاداب بھی ہو جاتی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) اس مسلمان کا مال اچھا ہے جو کہ اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافروں کو دیتا ہے۔ اور فرمایا جو شخص (مال کو) ناحق لیتا ہے، وہ ایسا ہے کہ کھائے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور قیامت کے روز وہ (ناحق مال) اس پر گواہ ہو گا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۳۷۹: میں اور ایک انصاری عورت، جس کا مسئلہ بھی میری ہی طرح کا تھا، حضورؐ کے پاس پہنچے۔ بلالؓ ملے تو ان سے اپنا سوال پہنچوایا کہ "میں اپنے شوہر اور اپنے بچوں کی پرورش پر خرچ کروں تو کیا یہ کافی ہو گا"؟ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زینبؓ کے لیے دو اجر ہیں۔ ایک رشتہ داری کا اور دوسرے صدقہ کا۔ راوی: زینبؓ (اہلیہ ابن مسعودؓ)۔

حدیث ۱۳۸۰: زینب بنت امّ سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں، جو میری بھی اولاد ہیں، تو کیا مجھ کو ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا، "تم خرچ کرو، ضرور ثواب ملے گا"۔ راوی: ہشامؒ۔

حدیث ۱۳۸۱: حضورؐ سے کہا گیا کہ ابن جمیلؓ، خالد بن ولیدؓ، اور عباس ابن عبد المطلب زکاۃ نہیں دیتے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ابن جمیل کیوں انکار کرتا ہے! جب کہ وہ فقیر تھا۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول نے مال دار بنایا۔ مگر خالد سے (زکاۃ طلب کرتے ہو تو) ظلم کرتے ہو۔ اس نے تو اپنی تمام (قیمتی) زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں۔ اور عباس ابن عبد المطلب میرے چچا ہیں۔ ان کی زکاۃ ان پر صدقہ ہے بلکہ اتنا ہی اور بھی (یعنی انھیں زکاۃ نہ صرف دینا چاہئے بلکہ دوگنا دینا چاہیے)۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۸۲: انصار کی ایک جماعت نے حضورؐ سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے اپنے پاس جو کچھ تھا انھیں سب دیدیا، اور فرمایا میں تم سے بچا نہیں رکھوں گا۔ اس کے بعد فرمایا، "جو شخص سوال (بھیک) سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے پرواہی (غنا) چاہتا ہے تو اسے اللہ اسے بے پرواہ (غنی) بنا دیتا ہے۔ جو شخص صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کو صبر عطا کرتا ہے۔ اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں ملی۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

(دیکھیں حدیث ۱۳۴۱ تا ۱۳۴۳)۔

حدیث ۱۳۸۳، ۱۳۸۴: ارشاد نبویؐ ہے کہ تم میں سے ایک شخص کا رسی لینا اور پیٹھ پر لکڑیاں اٹھانا کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی سے سوال کرے (بھیک مانگے) اور وہ اسے دے یا نہ دے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۸۵: حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے دیا۔ پھر میں نے اور مانگا۔ آپؐ نے اور دیا۔ اور فرمایا، اے حکیم! یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے۔ جو اس کو سخاوتِ نفس کے ساتھ لے تو اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو لالچ کے ساتھ لے تو اس میں برکت نہیں رہتی۔ وہ اسے کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

اور فرمایا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ پھر میں نے اُسی وقت قسم کھائی کہ آیندہ کبھی کسی سے نہ لوں گا، یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں۔۔۔ اور ہوا بھی یہی۔ انھیں بعد میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں زمانوں میں (وظیفہ) دینے کی بہت کوشش کی گئی لیکن انھوں نے قبول نہیں کیا، یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

راویان: عروہ بن زبیرؓ اور سعید بن مسیبؓ۔

حدیث ۱۳۸۶: آنحضرتؐ مجھ کو کچھ دیتے تو میں کہتا، "اس شخص کو دے دیجے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو"۔ تو آپ فرماتے، "جب تم کو کچھ ملے، اس حال میں کہ نہ تو تم مانگنے والے ہو اور نہ تمھارا دل اس میں لگے، تو لے لو۔ اور اگر نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑو"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۳۸۷: نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو لوگوں سے مانگتا ہے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔۔۔ حضورؐ نے فرمایا، آفتاب قیامت کے دن اس حد تک قریب ہو جائے گا کہ نصف کان تک پسینہ آجائے گا۔ لوگ آدمؑ کے پاس فریاد لے کر جائیں گے۔ پھر موسیٰؑ کے پاس، پھر حضرت محمدؐ کے پاس جائیں گے۔ آپؐ سفارش کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپؐ بہشت کا دروازہ پکڑ لیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ آپؐ کو مقام محمود پر کھڑا کر دے گا۔

راوی: عبد اللہ ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۳۸۸: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ مسکین وہ نہیں جسے (کھانے کا) ایک لقمہ ادھر ادھر سے ملتا ہے۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں، مگر وہ شرم محسوس کرتا ہے کہ لوگوں سے اسے مانگنا نہ پڑے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۸۹: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے۔ ایک، بے فائدہ گفتگو کرنا، دوسرے، مال ضائع کرنا اور تیسرے، بہت زیادہ سوال کرنا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۱۳۹۰: آنحضورؐ نے ایک محفل میں (زکاۃ کے مال سے) بہت سے لوگوں کو تقسیم کیا مگر ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو میری نظر میں زیادہ مستحق تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں کو چھوڑ دیا حالاں کہ میں اسے (بہتر) مومن سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی وہ شخص عزیز ہے لیکن میں دوسروں کو اس لیے دیتا ہوں کہ (وہ اپنے کمزور ایمان کے سبب پھر نہ جائیں) اور انھیں دوزخ کی آگ میں منہ کے بل نہ گرا دیا جائے۔ راوی: عامر بن سعدؓ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۳۹۱: (مسکین کی صحیح تعریف): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۸۸۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۹۲: (بھیک مانگنا بری بات ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۸۳، ۱۳۸۴۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۹۳: ہم لوگ جنگ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ وادی القریٰ پہنچے تو کھجور کا ایک باغ ملا۔ اسے دیکھ کر حضورؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا میرے اندازے کے مطابق اس باغ سے ۱۰ اوسق کھجوریں نکلیں گی۔ آپؐ نے باغ میں موجود عورت سے فرمایا کہ اس باغ میں سے جتنی کھجوریں نکلیں اسے یاد رکھنا۔۔۔ جب ہم تبوک پہنچے تو آپؐ نے زور دار آندھی کی پیشگوئی فرمائی جو پوری ہوئی۔۔۔ جب واپس وادی القریٰ پہنچے تو اسی عورت سے مل کر آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنی کھجوریں نکلی تھیں؟ اس نے بتایا، ۱۰ اوسق۔ (واپسی کا سفر جاری رہا)۔ جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپؐ نے فرمایا یہ "طابہ" ہے۔ جبل اُحد پر نظر پڑی تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے بہت محبت کرتا ہے، اور ہم اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے انصار کے گھروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا، گھروں میں بہتر گھر، بنی نجار، بنی عبد الاشہل، بنی ساعدہ اور بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں۔ اور ہر انصار کے گھر میں بھلائی ہے۔ راوی: ابو حمید ساعدیؓ۔

حدیث ۱۳۹۴: فرمانِ نبیؐ ہے کہ، وہ زمین جسے آسمان یا چشمہ کا پانی سیراب کرے، یا خود بخود سیراب ہو، اُس زمین میں عُشر (۱۰واں حصہ زکاۃ) ہے۔۔۔ اور جس زمین کو کنویں سے سیراب کیا جائے اس میں ۲۰واں حصہ زکاۃ واجب ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۳۹۵: (مال کی وہ مقدار جس پر زکاۃ نہیں) : یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۲۱ اور ۱۳۷۲۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۱۳۹۶: کھجور کی کٹائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (غریب مسلمانوں کے لیے، صدقہ کے بہ طور) کھجور آیا کرتے تھے۔ ہر طرف سے اس قدر کھجور آتے کہ ڈھیر لگ جاتا۔ ایک دن حسنؓ اور حسینؓ اس ڈھیری سے کھیلنے لگے اور اسی کیفیت میں ایک نے کھجور منہ میں ڈال لی۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو نواسے کے منہ سے کھجور نکالی اور فرمایا، "تمھیں معلوم نہیں کہ آلِ محمدؐ، صدقہ نہیں کھاتے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۹۷ تا ۱۳۹۹: آپؐ نے فرمایا کہ کھجور کے پھل کو اس وقت تک بیچا نہ جائے جب تک کہ اس کا قابلِ انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ دریافت کیا گیا کہ یہ قابلِ انتفاع ہونا کیا ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا، جب کہ اس کی آفت جاتی رہے (یعنی پختگی اور سرخی نہ ظاہر ہو جائے)۔
راویان: ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ، انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۴۰۰، ۱۴۰۱: حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا خیرات میں دیا۔ کچھ دنوں بعد انھیں معلوم ہوا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو اسے خریدنا چاہا۔ اس کی اجازت حاصل کرنے کے لیے رسول مکرمؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آپؐ نے فرمایا، "اپنی خیرات کو دوبارہ واپس نہ لو"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۰۲: حسن بن علیؓ نے (اپنی کم سنی کے دور میں) صدقے کی کھجور میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ نبی کریمؐ کی نظر پڑی تو آپؐ نے فرمایا، اسے تھوک دو۔ اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے۔ راوی: محمد بن زیادؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۹۶)۔

حدیث ۱۴۰۳: حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو کسی نے خیرات میں مری ہوئی بکری دے دی۔ نبی کریمؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس کی کھال کا فائدہ اٹھاؤ۔ لوگوں نے کہا وہ تو مردار تھی۔ حضورؐ نے جواب دیا، حرام تو مردار کا "کھانا" ہے۔ راوی: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۰۴: میں نے (لونڈی) بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا۔ لیکن اس کے مالک نے شرط لگائی کہ ولا کا حق میرے پاس ہوگا۔ یہ بات میں نے آنحضورؐ کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے خرید لو۔ ولا تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔۔۔ ایک دن میں نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا جو (لونڈی) بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ بریرہ کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۰)۔

حدیث ۱۴۰۵: (صدقہ کا گوشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۵۹۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث ۱۴۰۶: (صدقہ کا گوشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۴۰۴ کا آخری حصہ۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۴۰۷: (اہل یمن کو زکاۃ کا پیغام): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۱، ۱۳۷۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۰۸: نبی اکرمؐ کے پاس جب کوئی جماعت صدقہ لے کر آتی تو آپ فرماتے، اے اللہ! آل فلاں پر اپنی رحمت نازل فرما۔ جب میرے والد صدقہ لے کر جاتے تو فرماتے۔ اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔ راوی: عبد اللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۴۰۹: رسول خدا نے فرمایا، "چوپائے کا روندنا معاف ہے۔ کنویں میں گر کر مر جانا بھی معاف ہے، یعنی تاوان کا مستحق نہیں۔۔۔ رکاز (خزانہ) کے پانے میں ۵ واں حصہ ہے۔
راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۴۱۰: رسول اکرمؐ نے قبیلہ اسد کے ابن لتبیہؓ کو بنی سلیم کی زکاۃ پر مقرر کیا۔ جب وہ واپس آئے تو آپؐ نے ان سے باقاعدہ حساب لیا۔ راوی: ابو حمید ساعدیؓ۔

حدیث ۱۴۱۱: قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے تو ان کو یہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ وہ بیمار پڑ گئے۔ رسول اکرمؐ نے ان کو اجازت دی کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا دودھ پئیں۔ ساتھ ہی اونٹوں کے بول کو بھی بہ طور دوا کے استعمال کریں۔ مگر ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر پہلے چرواہے کو مار ڈالا اور پھر اونٹ بھی بھگا کر لے گئے۔ جوں ہی آنحضرتؐ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے حکم دیا کہ ان کا پیچھا کیا جائے اور انھیں پکڑ کر لایا جائے۔ چناں چہ وہ لوگ لائے گئے۔ آپؐ نے ان کے لیے سخت ترین سزاؤں کا حکم دیا، جو پوری کی گئیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۴۱۲: عبد اللہ بن طلحہؓ کو میں بغرض تحنیک (یعنی کھجور چبا کر منہ میں ڈالنے کے لیے) رسول مکرمؐ کے پاس لے گیا۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں اونٹ داغنے کا آلہ تھا اور آپؐ زکاۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۴۱۳ تا ۱۴۲۲ (یہ ۱۰ حدیثیں صدقہ فطر سے متعلق ہیں):

نبی اکرمؐ نے صدقہ فطر (فطرہ کی رقم) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر کی ہے۔ جو ہر مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے، غلام و آزاد، غرض ہر مسلمان پر فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نماز (عید الفطر) کے لیے نکلنے سے پہلے اس ادا کر دیا جائے۔ حدیث ۱۴۱۶ میں ایک صاع کھانا، ایک صاع پنیر یا ایک صاع خشک انگور (منقیٰ) بھی مذکور ہے۔ حدیث ۱۴۱۷ کے مطابق امیر معاویہؓ کے عہد میں ان سب کی جگہ ۲ مد گیہوں کو مقرر کیا گیا۔ راویان: عبد اللہ ابن عمرؓ اور ابو سعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications